© rasailojaraid.com

کیا قافلہ جاتا ہے!

اِس مرتبہ متعدد قیمتی رفیق اور خادمانِ دین آگے پیچھے ہم سے جُدا ہو گئے۔ کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ! ـــ گویا ایک قافلہ جا رہا ہے۔

سب سے پہلی غم انگیز اطلاع محمد یحییٰ صاحب کے انتقال کی ملی۔ موصوف نے حسن خلوص اور سرگرمیٔ عمل سے تحریک کی خدمت کی، وہ ان کے لیے بہت بڑا سرمایہ آخرت ہے۔ ابتدائی صفوں کے لوگوں میں سے تھے۔ میں اور وہ آگے پیچھے دنوں ہی ۱۹۴۳ء میں دارالاسلام پہنچے۔ وہ ضلع بجنور یوپی (بھارت) میں زمیندار خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ تا دیر مرکز میں وہ ہمارے ساتھی رہے، پھر مختلف جگہوں پر مختلف کاموں میں حصّہ لیا۔ آخر میں بھائی پھیرو میں دعوت، خدمت خلق اور سیاسی کشمکش کی ذمہ داریوں میں مصروف رہے۔ حج پر گئے تھے اور مکہ مکرمہ میں بلاوا آگیا۔ اس طرح مبارک موت نصیب ہوئی۔ ہزار ہزار مغفرتیں!

اِدھر ملتان میں جماعت کے ایک محبّ و حامی پروفیسر ریاض جولیہ کے رہنے والے تھے، ظلم کی گولی کا نشانہ بن گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں ان کی رُوح پر نازل کرے۔ ان کے ساتھ ہی ملتان کے موجودہ امیر جماعت محسن شاہین صاحب جو اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے تعلق رکھتے تھے، اور اسلامی جمعیت طلبہ بہاولپور کے ناظم اعلیٰ رہ چکے تھے، کئی گولیاں پیٹ میں لگنے سے شدید زخمی ہو گئے۔ خدا کا شکر ہے کہ اب ان کی حالت ہسپتال میں سنبھل گئی ہے۔ (مزید دعائے صحت)

پھر ہمارے ایک نہایت ہی محترم اور محبّ رفیق جو دیر سے ساتھ چلے آرہے تھے، یعنی گہلن چک کے چوہدری عبدالغنی صاحب، طویل زمانۂ علالت میں صاحبِ فراش رہ کر اپنے ربّ کی بارگاہِ ابدیت میں حاضر ہو گئے۔ پُر سوز دل کے

(باقی بر صفحہ ۵۶)

© rasailojaraid.com